# سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام

محترم حبیب اللہ شاہد نے ذیل کے مضمون میں منفرد انداز میں اظہارِ خیال کیا ہے۔ اس موضوع پر اگر کوئی اور دوست اظہارِ خیال کرنا چاہے تو ہمارے صفحات حاضر ہیں (مدیر)

ہر سال اسلامی تقویم کے آخری(۱) ماہ کی دس تاریخ کو دین ابراہیمی کے پیروکار اُس واقعہ کی یاد مناتے ہیں جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند جلیل کو اللہ کی رضا کے مطابق قربانی کے لیے پیش کردیا تھا۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی ذات مبارک اسلام، عیسائیت اور یہودیت کے پیروکاروں کے لیے بزرگ و محترم ہے۔ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق آپ اللہ کے برگزیدہ نبی اور توحید کے اوّلین علمبرداروں میں سے ہیں۔ چنانچہ آپ ہی کی اولاد نے آنے والے ادوار میں توحید کا بار امانت نہایت خوش اسلوبی سے اپنے شانوں پر اٹھایا اور بندگانِ خدا کو اللہ کی پرستش کی تعلیم دی۔

یہ بیان کرنا بھی متعصبانہ رویے میں کمی کا باعث بنے گا کہ قرآن میں نہ صرف سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل اولاد میں بعثت پانے والے تمام جلیل القدر انبیاء کا ذکر نہایت تزک و احتشام سے کیا گیا ہے بلکہ مسلمانوں کو تمام انبیاء اور ان پر نازل کردہ کتب پر ایمان لانے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ (۲) یہی وجہ ہے کہ قرآن میں موجود کئی سورتیں ان انبیائے کرام کے ناموں ہی سے منسوب ہیں (۳) عیسائی دنیا کے لیے شاید یہ بات بھی باعث حیرت ہو کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کردہ اللہ کے کلام میں کوئی سورت ان کے اپنے خاندان کی کسی بھی خاتون سے منسوب نہیں، اس کے برعکس ایک پوری سورۃ کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم علیہا السلام سے منسوب ہے۔ (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں مبعوث ہونے والے انبیاء، رسل اور بزرگ ہستیوں کے کردار کی عظمت جس طرح قرآن میں نظر آتی ہے۔ وہ بائیبل میں پیش کردہ روایات کے برعکس ہے۔ جس میں انہیں (نعوذباللہ) زنا جیسے مکروہ فعل تک کا مرتکب قرار دیا گیا ہے (۵) ہم سب کے علم میں ہے کہ سیدہ مریم علیہا السلام پر ان کی قوم نے کس قدر بیہودہ الزامات لگائے، یہودیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو (نعوذ باللہ) پینتھر نامی رومی سپاہی سے عفیفہ خاتون کے تعلقات کا نتیجہ قرار دیا (۶) تو دوسری جانب پال کے متبعین نے آپ کو اللہ کے بیٹے کی ماں قرار دیدیا۔ لیکن قرآن آپ کی عظمت ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو منتخب فرمایا اور تجھ کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک رکھا۔ اور سب جہاں کی عورتوں کے مقابلے میں تجھ کو چن لیا۔ اے مریم تو اپنے رب کی فرماں بردار بن کر رہ اور سجدہ کیا کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کر۔ (آلِ عمران، ۴۲، ۴۳)

ان گزارشات کو پیش کرنے کے بعد کہ عالم اسلام اور دنیائے عیسائیت میں مثبت پیش رفت کے لیے کس قدر بہتر فضا میسّر ہے۔ اور تضادات دور کرنے کے بھی مشترکہ مواقع موجود ہیں۔ آیئے قرآن اور بائیبل میں درج

واقعات کی مدد سے ہم اس واقعہ کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں جسکی بنیاد پر اسلام، عیسائیت اور یہودیت کی عظیم الشان عمارتیں ایستادہ ہیں۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ اسلام کی آزمائش کی اور اپنے فرزند بطور قربانی پیش کرنے کا حکم دیا تو آپ اللہ کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو مروہ کی پہاڑیوں پر لے گئے۔ تاکہ انہیں قربان کرسکیں۔ عبرانی زبان میں اس پہاڑی کو جہاں یہ عظیم واقعہ پیش آیا "مورح" کہا گیا ہے لیکن تنگ نظر مترجمین نے بائبل میں اسی لفظ کو چھپانے کے لیے اسکا تلفظ اور ہجے بگاڑ کر اسے موریا (Moriah) اور مریا بنادیا ہے۔

(۷) مسلمانوں کے برعکس عیسائیوں اور یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ فرزند جسے قربانی کے لیے پیش کیا گیا وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نہیں بلکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام تھے۔

ان دو متضاد عقائد کی پرکھ کے لیے ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات مبارک سے کرتے ہیں۔ بائبل میں آپ سے متعلق واقعات توریت کی پہلی کتاب "پیدائش" یا تکوین" کے باب ۱۲ تا ۲۵ تک مرقوم ہیں۔ عیسائی اور یہودی آپ کو بطور نبی تسلیم نہیں کرتے اور Petriarch یعنی بزرگ مانتے ہیں۔ توریت کے برعکس قرآن میں آپ کے فضائل کا ذکر متفرق جگہوں پر کیا گیا ہے۔ تاہم مسلمان آپ کو خلیل اللہ اور ابو الانبیاء کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔ قرآن کے مطابق آپ اپنی ابتدائی عمر ہی سے توحید کے فدائی اور بت پرستی کے دشمن تھے۔ آپ نے اللہ کی ودیعت کردہ عقل کی بنیاد پر فطرت کے حوالوں سے توحید شناسی کی منازل بڑی سرعت کے ساتھ طے کرلیں۔ آپ نے اپنی قوم میں توحید کی تبلیغ کی تو نہایت سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے والد نے آپ کو سخت سزا کی تنبیہ کی مگر یہ مرد خلیل حق بیان کرنے سے باز نہ آئے۔ انہوں نے اپنی قوم اور بادشاہ وقت سے مناظرے کیے اور ایسے مدلل جوابات دیے کہ اصنام پرست حیران رہ گئے۔ قرآن میں بیش بہا معلومات نہایت جامع انداز میں بیان کی گئی ہیں۔ آپ کے درجات کی بلندی جس طرح ہمیں قرآن میں نظر آتی ہے۔ وہ بائبل میں مفقود ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا بیان ہے۔

"ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کو لکھا" الحدید، ۲۶:۲۷"

اور یہ کس قدر روشن حقیقت ہے کہ تمام انبیاء آپ ہی کی نسل میں مبعوث ہوئے اور آپ کی ذریت سے باہر کوئی نبی نہیں ہوا۔ بائبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے ان سے برکت کا وعدہ فرمایا (۸) اور اسکی تجدید اس وقت بھی فرمائی جب ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ برکت کے اس وعدہ پر آپ نے شکوہ کیا کہ میں بے اولاد ہوں تو خدا نے آپ کو بشارت دی کہ آپ کی صلب سے آپ کا وارث پیدا ہوگا۔ (۹) بیٹے کی اس بشارت کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

ترجمہ: اور ابراہیم نے کہا میں تو اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہوں یعنی ہجرت کر کے۔ وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا اے میرے رب مجھ کو سعادت مند فرزند عطاء فرما۔ لہذا ہم نے اس کو حلیم الطبع لڑکے کی بشارت دی۔ (القرآن، الصٰفٰت، ۹۹)

وارث کی پیدائش کی اس بشارت کے فوراً ہی بعد آپ کے پہلے فرزند اسماعیل علیہ السلام سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہوئے۔ (۱۰) ہاجرہ کا عبرانی زبان میں نام "ہانمار" ہے۔ (عربی میں درست تلفظ "ھاجرہ" ہے) جب

فرعون مصر نے حضرت ہاجرہ کو ابراہیم علیہ السلام کے سپرد کیا تو آپ کو "آجز" بھی پکارا گیا یعنی اس مصیبت کا اجر جو ابراہیم علیہ السلام کو بادشاہ کے رویے کے باعث اٹھانی پڑی اور جب حضرت ہاجرہ نے مصر سے فلسطین اور بعد ازاں فاران ہجرت کی تو آپ کا نام ہاجرہ پڑ گیا۔ اس عظیم المرتبت خاتون کے سلسلے میں اس رویے کا ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا جو یہودیوں اور عیسائیوں نے ماضی میں حضرت ہاجرہ کے لیے روا رکھا ہے۔ ان میں سے چند متعصب علماء آپ کو حقارت سے لونڈی اور آپ کی اولاد کو لونڈی زادے کہہ کر پکارتے رہے ہیں۔ قاضی حبیب الرحمن منصور پوری اپنے کتابچے "سیرت آنحضرت ﷺ بائبل کی روشنی میں" صفحہ ۲۷ تا ۳۰ میں یہودی مفسرِ توریت شلومو اسحق کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس مفسر نے پیدائش (تکوین ۱-۱۶) کی تفسیر میں لکھا ہے۔

"وہ فرعون کی صاحبزادی تھیں۔ جب فرعون نے ان کرامات کو دیکھا جو بوجہ سارہ وقوع پذیر ہوئی تھیں تو کہا کہ میری شہزادی کا گھر میں ملکہ بن کر رہنے سے بہتر ہے کہ وہ ان (ابراہیم علیہ السلام) کی خادمہ بن کر رہے۔"

قاضی صاحب خطبات احمدیہ مصنفہ سرسید احمد خان کے مندرجہ بالا حوالے کے بعد دی یونیورسل جیوش انسائیکلوپیڈیا جلد پنجم ص ۱۵۴ کا حوالہ بھی دیتے ہیں جہاں تحریر کیا گیا ہے۔

"ہاجرہ کے بارے میں ربیون (علمائے یہود) کی رائے (عیسائیوں) سے قدرے مختلف ہے۔ ان کی اطاعت شعاری اور پارسائی کی تعریف کی جاتی ہے۔ یہ ایک مصری شہزادی تھیں جو (ان کے والد کی طرف سے) سارہ کو اسکی کرامتوں کے مشاہدے کے بعد عمدہ تربیت کے خیال سے دی گئیں"

قاضی حبیب الرحمن نے لفظ "لونڈی" کے سلسلہ میں جو وضاحت کی ہے اس میں ذرا سے اضافے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ عبرانی زبان جو دنیا کی قدیم زبانوں میں شمار کی جاتی ہے یہ محض ایک زبان ہی نہیں بلکہ ایک خاص تمدنی رویے کا اظہار بھی ہے اور اس دور کی تمدنی تاریخ میں ہمیں تین اقسام کے غلاموں کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) وہ جو جنگ کے نتیجہ میں بطور مال غنیمت غلام بنالیے جائیں۔

(۲) وہ لونڈی یا غلام جو زر خرید ہوں۔

(۳) ایسے بچے جو مندرجہ بالا دونوں اقسام کی اولاد ہوں۔

توریت کے مطابق سیدہ ہاجرہ کا شمار ان تین اقسام میں سے کسی ایک میں بھی ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ لونڈی کے ضمن میں چند اور خواتین کا تذکرہ ضرور ہوا ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کی دو ازواج "لیاہ" اور "راحیل" کی لونڈیوں کے نام بالترتیب "زلفہ" اور "بلہہ" ہیں۔ یہ دونوں خواتین یعقوب علیہ السلام کے چاروں فرزندوں...... جد، آشر، دان اور نفتالی کی والدہ ہیں۔ ان چاروں کو ان کے والد (یعقوب علیہ اسلام) کے علاوہ موسیٰ علیہ السلام، داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً برکتیں دی ہیں۔ توریت میں ان چاروں فرزندان یعقوب کو نہ تو بقیہ آٹھ فرزندوں سے کمتر درجہ دیا گیا ہے۔ اور نہ ہی انہیں لونڈی زادہ کہا گیا ہے۔ زلفہ اور بلہہ کے علاوہ خود لیاہ اور راحیل جو بعد ازاں بنی اسرائیل کے کئی بزرگان دین کی مائیں بنیں اپنے آپکو زر خرید لونڈی کہہ کر پکارتی تھیں۔ (۱۱) عہد جدید کے مطابق حضرت سارہ، ابراہیم علیہ السلام کو آقا کہہ کر پکارا کرتی تھیں۔ اسی طرح یوسف علیہ السلام کو دو بار بطور غلام خریدا اور بیچا گیا۔

اب ذرا سوچیے کہ اگر یہ خواتین ، لونڈی اور ان کی اولاد لونڈی زاد نہیں تو متعصب عالمان دین کے لکھ دینے سے حضرت ہاجرہ بھی لونڈی اور انکی اولاد لونڈی زاد نہیں کہلا سکتی۔ وہ ایک عالی مرتبت خاتون تھیں اور خود بائبل کے مطابق ان کا شمار دنیا کی ان چند خواتین میں ہوتا ہے۔ جن سے خدا براہ راست مخاطب ہوا۔ ابراہیم علیہ السلام کو جب فرزند کی بشارت دی گئی تو خدا تعالی نے مولود کا نام بھی دوران حمل ہاجرہ پر القا کیا۔ ان کا یہی فرزند "وعدہ کا فرزند" تھا۔ انہی کی اولاد کی بابت خدا نے کہا تھا کہ وہ کثرت کے باعث شمار نہ کی جاسکے گی۔(۱۲) ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد اسحٰق کا شمار تو بارہا ہوا، خواہ وہ بابل کی اسیری کے دوران ہو یا رہائی کے وقت ہو یا پھر داخلۂ مصر کے وقت ہو یا بیت المقدس میں داخل ہونے پر لیکن اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کا شمار ان کی کثرت کی بناء پر کبھی نہ ہوسکا۔

جب خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ "وہ اور ان کے بعد کی نسلیں میرے عہد کو مانیں۔ اس عہد کا نشان ختنہ ہوگا۔ جو تم میں سے ہر مرد کا کیا جائے گا"۔(۱۳) تو اسمٰعیل علیہ السلام ہی وہ پہلے فرزند تھے جو عہد کا حکم نازل ہونے پر پہلے ہی روز اپنے والد کے ہمراہ خدا کے عہد میں شامل ہوگئے۔(۱۴) افسوس کا مقام یہ ہے کہ مترجمین بائیبل جو اسمٰعیل دشمنی میں آخری حدوں کو بھی پار کرجاتے ہیں۔ بائبل کے اردو ترجمے میں انہوں نے اسمٰعیل علیہ السلام کی بابت وحشی اور گورخر کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اگر عبرانی زبان سے مذکورہ عبارت کا براہ راست ترجمہ کیا جائے تو وہ اس طرح بنتا ہے۔

وہ جنگلوں کا باسی ہوگا"(۱۵)

اسی طرح عبرانی عبارت سے توریت کے ایک جملے کا مفہوم بنتا ہے۔

"اس کا ہاتھ سب کی مدد کرے گا اور سب اس کے معاون ہوں گے۔"

لیکن متعصب مترجمین نے تحریر کیا ہے کہ "اس کا ہاتھ سب آدمیوں کے خلاف ہوگا اور سب آدمیوں کے ہاتھ اس کے خلاف" (۱۶) ان تمام تحریفات کے باوجود اسمٰعیل علیہ السلام کے لیے جو محبت آپ کے والد کے دل میں تھی وہ ہمیں توریت میں جگہ جگہ نظر آتی ہے۔ جب خدائے کریم نے ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق کی بابت خوشخبری دی تو آپ نے سجدہ شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا:

"میری دعا ہے کہ اسماعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے"۔(۱۷)

بقول توریت جب حضرت سارہ، حضرت ہاجرہ اور ان کے بچے کو نکل جانے کا حکم دیتی ہیں تو یہ بات ابراہیم علیہ السلام کو بہت ناگوار گزرتی ہے۔(۱۸) لیکن خدا ان کو تسلی دیتا ہے تو وہ یہ جان کر کہ خدا اپنا وعدہ ضرور ایفا کرے گا۔ اور ان دونوں کو کوئی تکلیف نہ ہوگی، ماں بیٹے کو رخصت کرتے ہیں اور دیکھیے کہ خدا کس طرح اپنا عہد ایفا کرتا ہے کہ ویرانے میں جب اسمٰعیل علیہ السلام تشنگی کے باعث قریب المرگ ہوتے ہیں تو معجزانہ طور پر میٹھے پانی کا چشمہ ابل پڑتا ہے۔ توریت میں چشمے کے بجائے لفظ کنواں تحریر کیا گیا ہے۔ پانی کی وافر مقدار کے باعث اسے بیر سبعہ کہا گیا ہے۔ بیر کا مطلب ہے کنواں اور سبعہ سات کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ کنواں جو سات کنووں کے برابر ہو۔ مسلمان اسے چاہ زم زم کہتے ہیں لیکن مترجمین بائبل نے یہاں بھی بڑی بے انصافی کی ہے اور اسکا تلفظ بگاڑ کر "بیر شائع" کردیا ہے۔ بہر طور بیر سبعہ اس مقام کا نام ہے جہاں اللہ تعالی نے معجزانہ طور پر چشمہ جاری کیا تاکہ ابراہیم علیہ

السلام کی شہزوری کا پہلا اور پہلوٹھا پھل(۱۹) اور اسکی اولاد اس ویرانے میں زمانے کے حوادث اور خطاکار قوم سے محفوظ رہ کر تعداد میں بڑھتی رہے۔ یہ چشمہ آج بھی فرزندان توحید کو اسمٰعیل علیہ السلام کے ایڑیاں رگڑنے کی یاد دلاتا ہے۔ اور صدیاں گزرنے کے باوجود اس کا پانی تشنہ لبوں کو سیراب کررہا ہے۔ اس چاہ زم زم کو بائبل میں بیر سبعہ، اس کے اطراف کو فاران اور اس جگہ کو جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنے والد کے ہمراہ عبادت گاہ تعمیر کی تھی۔ دشت فاران کا قادس کہا گیا ہے۔ اس علاقے کی ایک مشہور پہاڑی مروہ ہے اسے عبرانی میں مورخ کہا گیا ہے۔ لیکن مترجمین بائبل نے اسکا بھی تلفظ بگاڑ کر موریا اور مریا کر دیا ہے۔ یہی پہاڑی اسمٰعیل علیہ السلام کی قربان گاہ ہے۔(۲۰)

اگرچہ مختلف تحاریف کی طرح آمادہ قربان ہونے والے فرزند کانام بھی تحریف کیا گیا ہے تاہم بائبل ہی کے شواہد یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسمٰعیل علیہ السلام ہی وہ فرزند تھے جنہیں ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کے لیے اللہ کے حضور پیش کیا تھا۔ توریت کے مطابق جس بیٹے کو قربانی کے لیے پیش کیا گیا وہ امام الانبیاء کا اکلوتا فرزند تھا۔ اسمٰعیل علیہ السلام کی موجودگی میں توریت کے مصنفین کا اسحٰق علیہ السلام کو اکلوتا تحریر کردینا ایک ایسی تحریف ہے جو علمی تحقیقی سطح پر ثابت ہوچکی ہے۔ اسمٰعیل علیہ السلام کی پیدائش کے اگلے چودہ برس تک بائبل کے مطابق وہی اکلوتے فرزند تھے(۲۱) جب حضرت ہاجرہ کو نکالا گیا تو حضرت اسحٰق اتنے چھوٹے تھے کہ کچھ عرصہ قبل ہی ان کا دودھ چھڑایا گیا تھا۔ وہ لڑکا جو قربانی کے لیے پیش کیا گیا توریت کے مطابق اتنا توانا تھا کہ سوختنی لکڑیوں کا بوجھ اٹھا سکتا تھا۔(۲۲) ایک بچہ جسکا شیر مادر کچھ ہی عرصہ قبل چھڑایا گیا ہو کس طور اتنا وزن اٹھا سکتا ہے۔ تاہم اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر اور صحت اس قابل تھی کہ وہ یہ بوجھ اٹھا سکتے تھے۔(۲۳)

توریت کی اس تحریف کا باعث دراصل خدا کاوہ کلام تھا جو کوہ سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا گیا تھا یہ حروف کا وہ عہد تھا جس میں خدا نے بشارت دی تھی کہ جب بنی اسرائیل مکروہ کام انجام دینے لگ جائیں گے اور شریعت میں اپنی آسائش کے مطابق ردو بدل کر دیں گے تو بنی اسحٰق کے بھائیوں (بنی اسرائیل) میں سے ایک نبی میرا کلام لے کر آئے گا۔ تم اس پر ایمان لانا تاکہ نجات کے بند دروازے تم پر کھولے جاسکیں۔(۲۴) بس یہی بات نسلی برتری کے زعم میں مبتلا یہودیوں کو برداشت نہ ہوسکی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے علماء نے توریت میں تحریف کر کے وعدہ کا فرزند حضرت اسحٰق کو قرار دے دیا۔ اور حضرت ہاجرہ اور ان کے فرزند ارجمند کو غلاموں میں شمار کردیا۔ بعد کے ادوار میں بنی اسرائیل میں جو بھی نبی مبعوث کیے گئے ان تمام نے یہودیوں کو یہ باور کرایا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے سلسلۂ انبیاء کا آخری نبی پیدا ہوگا۔ (۲۵) جب حضرت عیسیٰ ابن مریم نے یہود کو وضاحت کے ساتھ بتایا کہ تمہارے بڑوں کا رد کردہ پتھر کونے کا سرا ہوگیا ہے یعنی جسے لونڈی کا فرزند قرار دے کر وراثت سے خارج کردیا گیا تھا اسی کی نسل سے آخری نبی آنے کو ہے تو فریسی اور کاہن سمجھ گئے تھے کہ نبوت کا سلسلہ بنی اسحٰق سے منتقل ہو کر بنی اسمٰعیل میں جانے کو ہے، اب اقوام عالم کی رہنمائی کا کام ان کو سونپ دیا جائے گا۔(۲۶) لہٰذا حسب معمول نسلی برتری اور حسد کے شدید جذبات سے وہ مشتعل ہوگئے اور انہوں نے تہیہ کرلیا کہ عیسیٰ ابن مریم کی جان لے لی جائے۔

انہی اشخاص میں ایک شخص ساؤل بھی تھا جب اس نے سنا کہ عیسیٰ ابن مریم فاران سے ظہور پذیر ہونے والے نبی کی آمد کی انجیل (خوشخبری) کی منادی کر رہے ہیں تو وہ بد ترین تشدد پر اتر آیا۔ اور اس انجیل (نبی آخری کی آمد) کو پھیلنے سے روکنے کی بھرپور کوشش کی (۲۷) لیکن ناکامی پر وہ ساؤل سے پال بن گیا۔ بعد ازاں سب سے پہلا کام اس نے یہ کیا کہ خدا کے اس عہد کو حضرت ہاجرہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے محمد ﷺ کے متعلق تھا۔ (۲۸) میثاق النبیین) "لونڈی کا عہد" قرار دیکر رد کر دیا۔ (۲۹) پھر اس نے اس عہد کے نشان "ختنہ" کو ختم کرنے کا اعلان کیا (۳۰) اور شریعت جو حروف کا عہد تھی اور جس کی تکمیل فاران کے نبی نے کرنی تھی لعنت قرار دیکر مسترد کر دیا (۳۱) تاکہ بنی اسرائیل اور دیگر اقوام، شریعت کے انجام یعنی آل اسمٰعیل میں کامل نبوت پر ایمان لانے سے بچ سکیں حالانکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا تھا کہ قیامت تک شریعت میں ایک نکتے یا شوشے کی بھی کمی نہ ہوگی۔ (۳۲) پال کو حروف کے عہد کا بخوبی علم تھا۔ (میثاق النبیین) اس نے جن روایات کا ذکر کلیسوں کے خط میں کیا ہے۔ (۳۳) وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الفاظ میں یہی تو ہیں کہ خدا کی بادشاہی تم (بنی اسرائیل) سے لے لی جائے گی (۳۴) اور ایک قوم کو دے دی جائے گی جو اس کے پھل ادا کرے نیز انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اچھا درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے (۳۵)

بنی اسمٰعیل اور بنی اسحٰق دونوں اقوام کے حالات سب کے سامنے ہیں ہر فرد دیکھ سکتا ہے کہ ابراہیمی روایات کے پھل کون ادا کر رہا ہے؟ کون سی قوم ہے جو توحید خالص کا عقیدہ رکھتی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام پر دن میں پانچ بار باقاعدگی سے برکت بھیجتی ہے؟ آپ کی پیروی میں اللہ کی بزرگی اور اسکی عطا کردہ نعمتوں کا شکر سر بسجود ہو کر ادا کرتی ہے۔ خدا کے ظہور کردہ معجزانہ پانی کو بطور تبرک پینا اپنے لیے عین سعادت سمجھتی ہے اور سب سے بڑھ کر ذبیح کی یادگار میں قربانیاں ادا کرتی ہے۔؟

آئیں مل کر اللہ کے حضور دعا کریں کہ ابراہیمی نسبت کو اپنے لیے باعث عزت گرداننے والے تینوں مذاہب کے پیروکار تمام رنجشوں کو بھلا کر ایک دوسرے کا احترام کرنا سیکھیں اور ان کے مابین اسی طرح کا تعاون اور مفاہمت پروان چڑھے جس طرح توریت کے مطابق اسمٰعیل علیہ السلام و اسحٰق علیہ السلام کے مابین تھی۔ جب ان کے عظیم والد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تو دونوں بھائیوں نے مل کر ان کی تدفین کی۔*

---

*سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام و سیدنا اسحٰق علیہ السلام دونوں اللہ کے نبی ہیں اور ان کے والد ماجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام جد الانبیاء ہیں اور ان قدسی صفت ہستیوں کا باہمی تعاون و مفاہمت اور اشتراکِ عمل اللہ کے حکم کے تحت تھا۔ بعثت محمد ﷺ کے بعد سابقہ تمام شریعتیں منسوخ اور ناقابلِ عمل قرار دے دی گئیں اس لیے کہ وہ اپنی اصل اور صحیح حالت میں باقی نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام اور شریعتِ محمدیہ ﷺ کو قیامت تک کے انسانوں کے لئے پسند فرمایا اور خاتم الانبیاء ﷺ پر ایمان کو ہی مدارِ یقین و نجات قرار دیا۔ تو اب یہود و نصاریٰ سے تعاون و اشتراکِ عمل اور مفاہمت کس بنیاد پر ممکن ہے؟ جبکہ اللہ جل شانہ نے قرآنِ کریم میں ایمان والوں کو خبردار کر دیا ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔ البتہ معاشرتی اور تمدنی مسائل میں ایک دوسرے کے حقوق کے احترام کے لئے باہمی تعاون کی فضا قائم کرنے کا جواز ہے اور یہ ضر..ی بھی ہے جبکہ ان سے دوستی حکمِ قرآن سے بغاوت و سرکشی کہلائے گی۔ (مدیر)

(۳۶) والد کی وفات کے بعد اسحٰق علیہ السلام وقتاً فوقتاً بیر سعبہ یافاران جاتے رہے۔جہاں انہوں نے اپنے والد کی یادگار میں مذبحہ بھی تعمیر کیا(۳۷) ان دونوں بھائیوں نے باہمی رشتے ناطے بھی کیے (۳۸) حضرت یعقوب علیہ السلام نے عبادت کی اس جگہ کو "بیت ایل" کے نام سے پکارا۔(۳۹) عبرانی میں بیت بمعنٰی گھر اور ایل بمعنٰی اللہ کے ہیں۔ بیت ایل کا مطلب ہے "اللہ کا گھر"، اسی کو کعبہ،مکہ یابکہ بھی کہاجاتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، داؤد علیہ السلام اور حضرت دانی ایل علیہ السلام (دانیال) کافاران آنا اور اس علاقے میں قیام کرنا اس بات کو تقویت فراہم کرتا ہے کہ وہ اسے مقام مقدس خیال کرتے تھے اور اسکا سفر کرنا اور قیام کرنا (حج) باعث فضیلت گردانتے تھے۔ (۴۰) اسی سفر و قیام کو مسلمان حج کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور یہ عظیم عبادت حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد ہی میں کی جاتی ہے۔ آیئے ذیل میں درج کردہ رب کائنات کے اس کلام کو پڑھنے کی سعادت حاصل کریں جو شاید ہمارے قلوب کی کدورتیں دور کرنے کا باعث بن جائے۔

"ابتداء میں تمام لوگوں کاایک ہی دین و مسلک تھا۔ لیکن جب وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے تواللہ نے ان کی طرف بشارت سنانے والے اور برے اعمالوں کے نتائج سے آگاہ کرنے والے پیغمبر مبعوث فرمائے۔ اور ان پر حقائق سے آگاہ کرنے والی کتب نازل کیں تاکہ جن امور میں انہیں اختلاف ہو وہ ان کے مطابق صحیح نتیجہ تک پہنچ سکیں اور اختلافات کو رفع کرسکیں۔ اور یہ اختلاف بھی ان لوگوں نے پیدا کیے جن کے پاس کتب موجود تھیں اور ان میں کھلے ہوئے احکام بھی موجود تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اختلات انہوں نے صرف آپس کی ضد سے کیا۔ توجس امر حق میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اللہ نے اپنی مہربانی سے اسے مومنوں پر حق کے ساتھ آشکار کردیا۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم دکھا دیتا ہے۔" (القرآن ۲: ۲۱۳)

## حواشی

۱- دس ذوالحجہ

۲-البقرہ- ۲۸۵ (القرآن)

۳- سورۃ یونس، سورۃ یوسف، سورۃ ابراہیم، سورۃ محمد، سورۃ نوح وغیرہ

۴-سورۃ مریم

۵- (i) توریت، کتاب تکوین باب ۱۹: ۳۰ تا ۳۶

(ii) توریت، کتاب تکوین باب ۳۵: ۲۲

(iii) توریت، کتاب تکوین باب ۳۸: ۲۴ تا ۲۹

(iv) ۲سموئیل باب ۱۱: ۲ تا ۵

(v) ۲سموئیل باب ۱۳: ۱۱ تا ۱۵

(vi) ۲سموئیل باب ۱۶: ۲۲

۶- انسائیکلوپیڈیا، برٹینکا، پندرھواں ایڈیشن ۱۹۷۹، ۱۰: ۱۴۵

۷۔ "سیرتِ آنحضرت بائبل کی روشنی میں" قاضی حبیب الرحمن منصور پوری ص ۴۳،ادارہ مطبوعات سلیمانی ۴۰۔بی اردو بازار لاہور
۸۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۲: ۲، ۱۳: ۱۴ تا ۱۷
۹۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۵ : ۲ تا ۶
۱۰۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۶ : ۱۵ تا ۱۶
۱۱۔ توریت، کتاب تکوین باب ۳۵ تا ۴۶
۱۲۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۶ : ۷ تا ۱۲
۱۳۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۷ : ۹ تا ۱۱
۱۴۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۷ : ۲۵ تا ۲۶
۱۵۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۶ : ۱۲
۱۶۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۶ : ۱۲
۱۷۔ توریت، کتاب تکوین باب ۱۷ : ۱۹
۱۸۔ توریت، کتاب تکوین باب ۲۱ : ۲۲
۱۹۔ تثنیہ شرع ۲۱ : ۱۲ (توریت)
۲۰۔ "سیرت آنحضرت ﷺ بائبل کی روشنی میں"۔ قاضی حبیب الرحمن منصور پوری ص ۴۳
۲۱۔ توریت، کتاب تکوین ۲۲ : ۲
۲۲۔ توریت، کتاب تکوین ۲۲ : ۳
۲۳۔ تفصیل کے لیے دیکھیے "یہودیت و مسیحت" ڈاکٹر احسان الحق رانا ص ۸۷ تا ۹۱ مسلم اکادمی محمد نگر لاہور ۵
۲۴۔ توریت تثنیہ شرع ۱۸ : ۱۵
۲۵۔ توریت (تکوین) ۴۹ : ۱۰ (۳۳ : ۲ تثنیہ شرع) مزامیر ۱ : ۲ تا ۳، ۹۱ : ۱۳، ۱۱۷ : ۲۲، اشعیا ۴ : ۴
۲۶ : انجیل لوقا ۲۰ : ۹، انجیل متی ۲۱ : ۴۳
۲۷۔ عہد نامہ جدید، رسولوں کے خطوط، اقرنیتون ۱۵ : ۹، رسولوں کے اعمال ۲۶ : ۹ تا ۱۸
۲۸۔ القرآن سورۃ آل عمران آیات ۸۱ تا ۸۲
۲۹۔ رومیوں کے نام ۱ : ۱ (رسولوں کے خطوط) غلاطیوں ۴ : ۲۶
۳۰۔ رسولوں کے خطوط غلاطیوں ۶ : ۱۵
۳۱۔ اقرنیتوں ۵۶ :، رومیوں کے نام ۲ : ۱۲ تا ۲۹ ۳ : ۲۱، ۳ : ۲۸۔
۳۲۔ انجیل متی باب ۵ : ۱۷ تا ۱۹
۳۳۔ رسولوں کے خطوط کلیسوں کے نام ۱ : ۲۶، ۲ : ۸ (عہد نامہ جدید)
۳۴۔ انجیل متی باب ۲۱ : ۴۳
۳۵۔ انجیل متی باب ۷ : ۱۹، ۱۲ : ۳۴

۳۶- توریت، کتاب تکوین باب ۲۵: ۹ تا ۱۱

۳۷- توریت، کتاب تکوین باب ۲۶: ۲۴ تا ۲۵

۳۸- توریت، کتاب تکوین باب ۲۸: ۸ تا ۹

۳۹- توریت، کتاب تکوین باب ۲۸: ۱۷ تا ۲۰

۴۰- توریت، کتاب عدد باب ۱۰ : ۱۲ تا ۱۳ باب ۱۳ ۳ تا ۴ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں "سیرت آنحضرت ﷺ بائبل کی روشنی" ۔ میں قاضی حبیب الرحمن منصور پوری ص ۴۶ تا ۵۲ ادارہ مطبوعات سلیمانی ۴۰ بی اردو بازار لاہور۔


عطیہ خواجہ غریب شاہ

اصلی ہڈی جوڑ گولی

رجسٹرڈ 675

انسان کی ہڈی ٹوٹ جائے تو گولی کے تین حصے کرکے روزانہ نہار منہ مکھن کے ساتھ کھائیں اور پانچ دن تک نمک سے پرہیز کریں۔ اور اگر کس جانور کی ہڈی ٹوٹ جائے تو یہی گولی مکمل جوار، مکئی یا جو کے آٹے میں کھلائیں نمک، گندم اور چنے کے آٹے سے پرہیز کرائیں۔ نیز ہمارے ہاں بواسیر اور ہمہ قسم کے درد کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ نوٹ: مدرسہ کے لئے تعاون کی اپیل جاتی ہے۔

پتہ: صاحبزادہ قاری محمد طیب میانہ (اولاد سلطان عبدالحکیم)

مسجد حاجی بشیر احمد محلہ سلطانیہ عبدالحکیم، تحصیل کبیروالا ضلع خانیوال


(بقیہ از ص ۳۰)

*۔ دو سال قبل جب مرزا طاہر نے امت مسلمہ کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا تب سب سے پہلے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے فرزند اور مجلس احرار اسلام کے قائد سید عطاء المحسن بخاری نے قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں ان کے "ایوان محمود" کے سامنے تقریر کرتے ہوئے چیلنج قبول کرتے ہوئے مرزا طاہر کو اپنے شہر ربوہ میں یا لندن میں سامنے آنے کی دعوت دی تھی مگر وہ بھگوڑا ثابت ہوا۔ حال ہی میں پھر اس نے مباہلہ ہی کا شور مچایا ہے تو مسجد احرار ربوہ کے منتظم ابن امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے فوراً چیلنج قبول کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر جب چاہے اور جہاں چاہے مجھ سے مباہلہ کر لے۔ تاحال مرزا سامنے نہیں آیا مرزائی ہمیشہ کذب بیانی اور تاویلات کا سہارا لے کر بھاگتے ہیں اور سامنے نہیں آتے۔ جب انگریز اور سکھوں کا پروردہ قادیانی خاندان کبھی مسلمانوں کے سامنے نہیں آیا تو ان کے ہم نوا کیسے سامنے آسکتے ہیں؟ ع ........

صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں